بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ذرہ ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ / ہفتہ یکم ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ ۱۰ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء / تبلیغ ۲۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم دو اور دو چار کی طرح ثابت کر سکتے ہیں کہ صرف نبی کریمؐ کی ذات جامع صفاتِ حسنہ ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا ہر احمدی مسلمان کیلئے ضروری ہے

جلسہ سالانہ کیرنگ اڑیسہ منعقدہ ۲۱، ۲۲ مئی ۱۹۸۳ء کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✦ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز بھائیو اور بہنو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ اپنا انیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۲۱-۲۲ مئی ۱۹۸۳ء کو کیرنگ میں منعقد کر رہی ہے خدا تعالیٰ اس جلسہ کو بہت برکت بخشے اور آپ سب کو جو اسمیں شریک ہو رہے ہیں اپنی رحمتوں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں تمام مومنوں کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ نجات کے طالبوں اور رضائے الٰہی کے متلاشیوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اور آپؐ کی پیروی اور اطاعت کریں اور آپ کی طرزِ زندگی کے موافق اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ زندگی اور آپ کے اخلاق و عادات وہ پیمانہ ہیں جن کے مطابق آپؐ کے ہر ماننے والے کے اخلاق کو پرکھا جائیگا اور اس کے عادات واطوار کو جانچا جائے گا۔ اور آپؐ کی پیروی، آپؐ کے قدم پر قدم مارنا ہی وہ راستہ ہے جو انسان کو نجات کا مستحق اور خدا تعالیٰ کی رضا کا حقدار بناتا ہے۔ اور یہی وہ راہ ہے جو انسان کو ظلمت سے نکال کر روشنی میں لاتی ہے۔ اور انسان کے سینہ و دل کو پاک و صاف کر کے خدا تعالیٰ کے نور کو قبول کرنے کیلئے تیار کرتی ہے۔

پس ہم جو اپنے آپکو آپؐ کے ماننے والوں میں شامل کرتے ہیں اور خود کو مسلمان کہتے ہیں اور آپکی امت میں سے ہونے کے دعویدار ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور زندگی کے مختلف ادوار میں آپؐ کے کردار اور عمل کا جائزہ لے کر آپؐ کے طریق اور آپؐ کے اوصاف اور آپؐ کے اخلاق کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ یہ وہ مطمحِ نظر ہے جو ہر احمدی مسلمان کے ہمیشہ پیشِ نظر رہنا ضروری ہے۔ اور اسی کے حصول کیلئے ہر احمدی مسلمان کو اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق سعی کرنی چاہیئے۔

قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

اور یہ حقیقت ہے اور ہم دو اور دو چار کی طرح اس بات کو ثابت کر سکتے ہیں کہ صرف آپؐ ہی کی ذات بابرکات ہے جو جامع صفاتِ حسنہ ہے۔ اور آپؐ ہی کا وجودِ مبارک جو تمام اخلاقِ فاضلہ کا کامل ترین نمونہ ہے۔ کہیں آپؐ فصاحت بیانی سے ایک قوم کو حیران کرتے نظر آتے ہیں۔ تو کہیں آپؐ کی خاموشی گویائی کی طرح بولتی دکھائی دیتی ہے۔ سخاوت پر آتے ہیں تو سونے کے پہاڑ بھی بخش دیتے ہیں اور فقر اور غنا پر آتے ہیں تو تمام انسانی تاریخ میں آپؐ سا صاحب فقر نظر نہیں آتا۔ ایک وقت آتا ہے کہ تیر و تلوار کے ساتھ میدانِ جنگ میں بڑھ بڑھ کر شجاعت دکھاتے ہیں تو صبر کے وقت آپؐ کے صبر کے سامنے صبر ایوبی ہیچ نظر آتا ہے۔ غرض کوئی ایسا خلق اور کوئی ایسا وصف نہیں جس کا اعلیٰ سے اعلیٰ اور کامل سے کامل نمونہ آپؐ نے نہ دکھایا ہو آپؐ کی مثال تو ایک ایسے شجر سایہ دار کی ہے جس کے گھنے سایہ میں بیٹھ کر انسان اپنی ہر ضرورت پوری کر لے۔ اور جس کا ہر خرد، اس کا پھول، اس کا پھل، اس کی چھال، اور اس کے پتے، ہر چیز مفید اور سود مند اور راحت رساں اور سرور بخش ہو۔

اگر ہم جو اپنے آپ کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آپؐ سے غلامی کی نسبت پر فخر کرتے ہیں حقیقی معنوں میں آپؐ کے غلام بننا چاہتے ہیں اور ان برکات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جو آپؐ کی ذات بابرکات سے وابستہ ہیں اور اگر ہم وہ حسن اور خوبصورتی اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں جو آپؐ کے حسن اور آپؐ کی خوبصورتی کا پرتو ہو اور اگر ہم اپنے خالق اور مالک کی رضا اور اس کی خوشنودی اور اس کے پیار اور محبت کے خواہاں ہیں تو ہمارے سامنے ایک ہی راستہ ہے اور وہ اطاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے۔

پس اس موقعہ پر کہ جماعت ہائے احمدیہ

(باقی صفحہ ۵ پر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

(۱۰ ستمبر صبح آٹھ بجے)

کندھے میں درد اب کچھ بہتر ہے۔ پیٹ میں نفخ کی وجہ سے رات بھر تکلیف رہی۔ لیکن اب وہ بھی بہتر ہے۔ جسم میں کمزوری اور درد بہت زیادہ ہے احباب کرام توجہ اور التزام سے حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

— بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۸۳ء کو دفتر میں کام کرتے ہوئے قریباً ۸ بجے صبح خاکسار پر فالج کا حملہ ہو گیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال سے علاج کروا رہا ہوں۔ بائیں ٹانگ اور بایاں بازو ناکارہ ہو گیا ہے۔ بہت پریشانی میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ میرے قویٰ اور اعضاء کی طاقتیں بحال کر دے آمین (مبارک احمد سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

— خاکسار کے والد محترم سید سعید خالد صاحب گزشتہ ۵ ماہ سے شدید علیل ہیں اور کمزوری دن بدن بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے اور حالت تشویشناک حد تک خراب ہے افرادِ خاندان مسیح پاک، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ قادر و توانا خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ ہی خاکسار کے والد محترم کو جلد کامل شفا یابی عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ رشید طارق (قائد علاقہ سندھ)

— خاکسار کی بچی روبینہ طلعت عرصہ دراز سے بعارضہ قلب بیمار ہے۔ سول ہسپتال فیصل آباد اور جناح پوسٹ گریجوایٹ کراچی سے علاج کروایا جا رہا ہے۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (سعیدہ طلعت دارالیمن وسطی ربوہ)

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ!

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر نمائندگانِ شوریٰ کے اسماء مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ دوبارہ مل سکتا ہے!

خریداران خالد اور تشحیذ الاذہان میں سے اگر کسی کو کسی ماہ کا رسالہ نہ ملا ہو تو خط لکھ کر یا دستی دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(منیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

یکم ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

۱۰ تبوک ۱۳۶۲ ہش

خدائے کریم کے ساتھ تجارت اور اس سے حاصل ہونے والا بے انداز منافع

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ (الرعد آیت ۱۷) اور لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ (البقرہ آیت ۲۸۵) کی رو سے اللہ تعالیٰ پوری کائنات اس کی ایک ایک شئے اور اس میں جاری و ساری محکم و ابلغ نظام کا خالق و مالک ہے۔ کوئی ایک شئے بھی ایسی نہیں جو اس کی صفت خلق کے نتیجہ میں معرض وجود میں نہ آئی ہو اور وہ اس کا بلا شرکت غیرے مالک اور متصرف بالارادہ نہ ہو۔ اس کامل مالکیت کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو یہ موقعہ دیتا ہے کہ وہ خود اسی کی عطا کی ہوئی جان اور اسی کے عطا کردہ مال کو اس کے ہاتھ بیچ دیں اور جب وہ اپنی جان اور اپنا مال بیچ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں تو وہ ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو خرید لیتا ہے اور بے انداز نفع کے ساتھ انہیں ان کی جانیں اور ان کے مال واپس لوٹا دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے ساتھ تجارت میں کبھی نقصان کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ نقصان تو درکنار اس کے حکم کے تحت اس کے ساتھ تجارت کرنے والے بے انداز نفع کماتے ہیں۔ نفع سرمایہ سے اس درجہ بڑھ جاتا ہے کہ جو انسان کے گمان اور اندازہ سے کہیں بڑھ کر ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے یہ تجارت اپنے ماموروں کے ذریعہ کرتا ہے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ یہ اعلان کرایا:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (الصف آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:۔ اے مومنو! میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔ (وہ تجارت یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔

اس ارشاد خداوندی کی تعمیل میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنا سب کچھ حتیٰ کہ اپنی جانیں خدا کے ہاتھ بیچنے پر تیار ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں سے بعض (یعنی رسول پر ایمان لانے والے) ایسے ہیں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان کو بیچ ڈالتے ہیں۔ اور اللہ (اپنے ایسے مخلص) بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔

چونکہ وہ اپنی جانیں تک اللہ کے ہاتھ بیچنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اللہ نے بھی ان کی اس آمادگی سے خوش ہو کر ان کے مال اور ان کی جانیں خرید لیں اور انہیں اپنے رب کے ساتھ تجارت کرنے میں ایسا بے انداز نفع ہوا کہ وہ اس کا گمان بھی نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بے انداز نفع پر منتج ہونے والے اس سودے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ؕ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔

ساتھ ہی مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ کیونکہ یہ بے انداز نفع پر منتج ہونے والا سودا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ؕ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ (یہ وعدہ خدائے علیم و قدیر کی طرف سے ہے) اور اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے۔ پس (اے مومنو!) اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس خدائی وعدہ کے بموجب صحابہ کرام رضؓ کے لئے آخرت میں ہی جنت مقدر نہیں کی گئی بلکہ اس دنیا میں بھی جنت کی بشارت ان کے حق میں پوری ہوئی اس لئے کہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

مالک تھا بجا طور پہ اک بندۂ رحمان

(بیاد حضرت مولانا عبدالمالک خان مرحوم)

مرتے ہیں رہِ حق میں وہ زندہ ہیں بصد شان
مُردہ نہ کہو ان کو یہی کہتا ہے قرآن

کس شان سے گزرا ہے کوئی راہِ وفا پر
ہر نقشِ قدم منزلِ مقصود کی پہچان

اک آن میں پہنچا وہ سرِ محفلِ جاناں
جس کا تھا میسر اسے پہلے ہی سے عرفان

وہ خانۂ گوہر کا تھا اک گوہرِ نایاب
اس لعل سے روشن رہا تبلیغ کا میدان

با وصف فضائل کے رہا عجز کا پیکر
مالک تھا بجا طور پہ اک بندۂ رحمان

وہ شمعِ خلافت کا تھا پروانۂ جاں باز
اس شمعِ فروزاں پہ ہی وہ ہو گیا قربان

شبیر دعا گو ہے بصد جذبۂ الفت
ہر داعی اللہ پہ ہو سایۂ رحمان

(شبیر احمد شاہد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

براعظم افریقہ کی مسلمان صومالی قوم

استعماری طاقتوں نے اسے 5 حصوں میں تقسیم کر دیا

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی۔ سابق مبلغ مشرقی افریقہ

براعظم افریقہ کے شمال مشرقی حصہ میں صومالی قوم آباد ہے انیسویں صدی کے وسط میں عیسائی اقوام نے اس بہادر مسلمان قوم کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے عیسائی اقوام میں بانٹ دیا ایک حصہ برٹش صومالی لینڈ کہلایا جس کا دارالحکومت ہرگیشا تھا اور بندرگاہ بربرا یہ حصہ انگریزوں کو ملا۔ کینیا کو کیونکہ انگریزوں نے اپنی کالونی بنانا تھا۔ اس لیے صومالی قوم کا ایک حصہ کینیا کے ساتھ ملا دیا گیا جو آج تک شمالی سرحدی صوبہ کہلاتا ہے اور اس طرح انگریزوں کو سب سے بڑا حصہ یعنی انگریزی محاورے کے مطابق شیر کا حصہ ملا۔ اس علاقے میں عیسائیوں کے مشن قائم کیے گئے اور دوسرے علاقوں کے مسلمانوں کو بلا اجازت آنے سے روک دیا گیا۔ تاکہ وہ عیسائی مشنوں کا مقابلہ نہ کر سکیں اور اس سے آگے افریقن بدمذہب اقوام میں اسلام سرایت نہ کر سکے اور ان میں بھی عیسائی مشنوں کی اجارہ داری قائم رہے۔

تیسرا حصہ اٹلی کے سپرد کیا گیا اور اس کا نام اٹالین صومالی لینڈ رکھا گیا۔ جس کا دارالحکومت جو بندرگاہ بھی ہے موگا دیشو ہے۔ یہی بندرگاہ آج بھی آزاد صومالی مملکت یعنی "صومالیہ" کا دارالحکومت ہے۔ چوتھا حصہ فرانس کو دیا گیا جو فرنچ صومالی لینڈ کہلایا۔ اور جیبوتی کے نام سے مشہور ہے یہ سب سے چھوٹا ٹکڑا ہے جو دراصل مشہور بندرگاہ جیبوتی اور اردگرد کے تھوڑے سے علاقہ پر مشتمل ہے جنگی اعتبار سے یہ علاقہ بہت اہم ہے پانچواں حصہ اوگاڈن ایتھوپیا یعنی حبشہ کی عیسائی حکومت کے سپرد کیا گیا جو آج تک حبشہ کا ہی حصہ ہے اور اسی کی سرحد پر گاہے گاہے اسلامی مملکت صومالیہ اور حبشہ کی عیسائی حکومت کے درمیان جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔

مجھے مشرقی افریقہ کی فوجی ملازمت کے دوران سوائے جیبوتی کے علاقہ کے باقی چاروں علاقوں میں ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۵ء تک تین برس قیام کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملازمت کے ساتھ ساتھ مقامی باشندوں میں پیغام حق پہنچانے کا بھی موقع ملتا رہا۔ ۱۹۴۶ء میں فوج سے فارغ ہوتے ہی میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے حکم سے کینیا میں مبلغ اسلام کے فرائض ادا کرنے شروع کر دیئے لہٰذا صومالی قوم کے اس ضلع میں بھی آنے جانے کا موقع ملتا رہا سوائے کینیا کے اس وقت تک باقی چاروں حصوں میں ہماری منظم جماعت یا مشن قائم نہیں ہوا تھا اس لیے اس علاقہ اور قوم کے بارے میں اپنے محدود تجربے کی بناء پر چند باتیں سپرد قلم کرتا ہوں تا آئندہ کسی احمدی داعی الی اللہ کے کوئی بات کام آجائے اور میرے لیے مغفرت کا سامان ہو۔

اگرچہ یہ صومالی قوم بظاہر ایک قوم ہے۔ لیکن درحقیقت بہت سے قبائل میں بٹی ہوئی ہے ان کی اپنی صومالی زبان سخت کرخت زبان ہے جو بمشکل ضبط تحریر میں نہیں آئی قریباً تمام صومالی عربی زبان سمجھتے اور بولتے ہیں۔ خط و کتابت عربی زبان میں ہی کی جاتی ہے۔ اس قوم کے لوگ دوسرے افریقن سے شکل و صورت اور عادات و اطوار میں بہت مختلف ہیں۔ لمبے قد گندمی رنگ اور ایشیائیوں کی طرح نکیلی ناک اور متناسب ہونٹ عورتوں کے سروں پر لمبے بال ہوتے ہیں یہ لوگ عموماً دبلے پتلے ہوتے ہیں۔ نیم صحرائی علاقہ ہونے کی وجہ سے زیادہ خانہ بدوش ہیں۔ شہر اور قصبے بہت کم ہیں۔ آزادی ملنے سے پہلے کھیتی باڑی نہ ہونے کے برابر تھی اونٹوں بھیڑوں گائے اور بیلوں کے ریوڑ پالتے ہیں خوراک میں عموماً۔ گوشت۔ دودھ۔ چاول کھجور اور گندم اور باجرے کی روٹی شوق سے کھاتے ہیں۔ دوسری افریقن اقوام کے برعکس یہ گھی کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کی غذا میں گندم کا آٹا اور چاول شامل ہیں۔

یہ لوگ کٹر مسلمان ہیں بڑے بہادر اور جفاکش حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق رکھنے والے ہیں۔ اور اسلام کی خاطر جہاد کرنے اور شہادت پانے کا شوق رکھتے ہیں۔

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ دنیوی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت غریب اور پسماندہ علاقہ ہے سابقہ برٹش صومالی بندرگاہ کا نام بربرا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شمالی افریقہ کی مشہور بربر قوم سے انکا گہرا تعلق ہے اپنے عادات و اطوار میں افریقن سے دور اور عربوں سے بہت قریب ہیں۔ ان میں قرآن کریم کے حافظ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ مجھے فوجی ملازمت کے دوران قریباً تین سو افریقن قبائل سے ملنے حالات دریافت کرنے اور تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

میرا تاثر یہ ہے کہ سوڈانیوں کے بعد غالباً صومالی سب سے زیادہ کٹر مسلمان اور بہادر ہیں۔ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ابتدائے اسلام سے ہی مسلمان ہیں۔ عدن یہاں سے بہت قریب ہے اس راستے سے کثرت سے حج کرنے جاتے ہیں۔ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ کپڑا استعمال کرتی ہیں شلوار قمیص کے علاوہ گھگرا زیادہ پہنتی ہیں یہاں بڑے بڑے تاجر یہودی اور ہندو تھے کچھ برصغیر کے مسلمان بھی میں نے دیکھے جن کے آباء جنگِ عظیم اول کے زمانے سے یا اس سے بھی پہلے وہاں آباد ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی تجارت عرب اور سوڈانی کرتے ہیں۔ اب صومالی بھی اس میدان میں آرہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی قدرتیں بے انتہا ہیں۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہر چیز بیان کرنے کا تو موقع نہیں البتہ صومالی قوم کی بھیڑوں کے ریوڑ مجھے آج تک یاد ہیں۔ تمام بھیڑیں سفید لیکن صرف سر سے گردن تک سیاہ تمام بھیڑیں ہو بہو ایک ہی ہوتی تھیں۔ میں تو حیران ہوتا تھا کہ بھیڑیں اپنے بچوں کو اور بچے اپنی ماؤں کو کیسے پہچانتے ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حیوان کو بھی ایسی پہچان عطا فرمائی ہے کہ بچے کو آپ ریوڑ سے الگ کر کے جب بھی ریوڑ میں واپس چھوڑیں تو وہ اپنی ماں ہی کے پاس واپس پہنچتا۔

غالباً صومالی قوم ہی ایک ایسی قوم ہے کہ جس میں حکومت کرنے والے انگریزوں کے سپاہی صومالی سپاہیوں کی طرح خاکی پگڑی سر پر پہنتے تھے۔ اس سے صومالی قوم اور انگریز قوم دونوں کا کیریکٹر واضح ہو جاتا ہے۔

انگریزوں نے نصف صدی سے زیادہ وہاں حکومت کی لیکن برٹش صومالی لینڈ میں نہ کوئی گرجا تعمیر کر سکے اور نہ کسی کو عیسائی بنا سکے کچھ صومالی جو سمندری جہازوں میں ملازم ہو کر دنیا کے مختلف ممالک میں جاتے رہے۔ ان میں سے بعض نے عیسائیت قبول کی۔ عیسائی ہونے کے باوجود وہ اپنے اسلامی نام تبدیل نہیں کرتے تھے مجھے میرے ایک تعلیم یافتہ صومالی دوست مکرم محمد ہالا صاحب نے جو ان دنوں پولیس کے سب سے سینیئر افریقن آفیسر تھے اور آزادی کے بعد اور بھی ترقی کر گئے، ۱۹۴۴ء میں بتایا تھا کہ یہاں ایک انگریز پادری پچاس سال سے رہتے ہیں۔ اور ابھی تک کوئی گرجا نہیں بنا سکے قرآن مجید کا انہوں نے صومالی زبان میں ترجمہ بھی کیا مگر صومالی قوم اسے برداشت نہیں کرتی کہ کوئی عیسائی قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرے اس لیے حکومت نے انہیں وہ ترجمہ شائع کرنے کی اجازت نہیں دی اس سے دجال کے ناپاک ارادوں اور استقلال پر کافی روشنی پڑتی ہے انگریزوں نے وہاں جنگی نقطہ نگاہ سے اپنی حکومت قائم رکھی ورنہ صومالی قوم نے کبھی دل سے ان کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ جس کا ثبوت درج ذیل ہے۔

صومالی خانہ بدوش ہیں۔ وہ شہروں اور قصبوں میں بہت کم رہتے ہیں۔ وہ اپنے سرداروں کے زیر ہدایت ہجرت کرتے ہیں حکومت کا ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے مجھے بتایا گیا کہ برطانوی حکومت نے ایک موقع پر برٹش صومالی لینڈ کے بڑے بڑے سرداروں اور شیوخ کو جمع کیا اور ان سے اس اعلان پر دستخط کرائے کہ انگریز ہمارے حاکم ہیں اس لیے ہمیں شرعاً انہیں ٹیکس ادا کرنا چاہیئے اور یہ پوسٹر شائع کر کے ملک بھر میں لگا دیا گیا۔ کہ آئندہ سال سے تمام صومالی ٹیکس ادا کریں۔ صومالیوں نے نیا سال چڑھنے سے پہلے پہلے ان تمام علماء اور سرداروں کو جنہوں نے ٹیکس دینے کا فتویٰ دیا تھا اور دستخط کیے تھے اپنے گھروں پر جان سے مار دیا اور کسی نے ٹیکس ادا نہیں۔

اس وقت اس قوم کے دو ٹکڑے یعنی برٹش صومالی لینڈ اور اٹیلین صومالی لینڈ آزادی حاصل کر کے صومالیہ کے نام متحدہ حکومت قائم کر چکے ہیں۔ ان کا دارالحکومت موگا دیشو ہے صومالیہ کے جھنڈے پر پانچ ستارے ہیں جن سے مراد صومالی قوم کے متذکرہ بالا پانچ بکھرے ہوئے حصے ہیں۔ قوم کا عزم ہے کہ ان ستاروں (حصوں) کو ملا کر ایک متحدہ حکومت قائم کی جائے گی جیبوتی آزاد ہو چکا ہے لیکن اس نے صومالیہ میں شمولیت اختیار نہیں کی ایتھوپیا کے ساتھ صومالیہ کی جنگ ہوتی رہتی ہے۔ اس علاقے کو صومالی اپنی قوم کا ٹوٹا ہوا ستارہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ایتھوپیا کی عیسائی حکومت اسے مسلمان صومالیہ کے حوالے کرنے کو تیار نہیں مجھے اس صوبہ میں رہنے کا بھی موقع ملا ہے۔ گرجے بنے ہوئے ہیں عیسائی بہت کم ہیں مگر تعلیم یافتہ اور حکومت پر قابض ہیں اور این۔ ایف ڈی۔ کینیا میں بھی پادریوں کو تبلیغ کی سہولتیں حاصل ہیں۔ ایک دو مقامات پر گرجے بھی ہیں۔ اس

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب ....

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی درجے کا عشق تھا۔ جس کا لطف وہی اٹھاتا ہے جو آپؑ کا کلام پڑھتا ہے۔ آپؑ کے جسم کا انگ انگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مست اور دیوانہ تھا آپؑ آنحضرتؐ پر بھی فدا تھے آنحضرتؐ کی آل پر بھی فدا تھے اور ان گلیوں، کوچوں پر بھی فدا تھے جہاں آنحضرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل رہتی تھی یعنی سرزمینِ عرب۔ چنانچہ جہاں آپؑ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی میں کئی بار خواب میں زیارت ہوئی اور آنحضرتؐ کے بارے میں متعدد الہامات ہوئے وہاں عرب کے مختلف ملکوں اور بادشاہوں اور لوگوں کے بارے میں بھی آپ کو الہامات ہوئے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں ملیں جو آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ والہانہ عشق اور محبت کا نتیجہ ہیں ذیل میں چند ایسے ہی کشوف والہامات درج کیے جاتے ہیں۔

مومن اور عادل اور نیکوکار بادشاہ

۱۸۹۸ء "میں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی جن میں بعض اسی ملک ہند کے تھے اور بعض عرب کے۔ بعض فارس کے اور بعض شام کے اور بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے جن کو میں نہیں جانتا۔ اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لیے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بشارتیں دوں گا یہانتک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام کی طرف سے مجھے ہوا ذیل کے رؤیا اور الہام میں آپؑ کو بتایا گیا کہ

ترجمہ از عربی عبارت لجۃ النور ص۳ تا ۴۔ بحوالہ تذکرہ ص۱۱۱)

اس میں متحدہ پاک و ہند کے بعد دوسرے نمبر پر عرب کا ذکر کیا گیا ہے اور پھر فارس کا اور پھر شام کا اور پھر روم اور دوسرے بلاد کا اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں کسے معلوم ہیں۔ کیا عجب اسی ترتیب سے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو۔

ملک شام کے ابدال اور عرب کے دوسرے باشندے

ملک شام اور عرب کے بعض نیکوکار آپ پر ایمان لائیں گے اور ابدال کا مقام پائیں گے اور آپؑ کے لیے دعائیں کریں گے۔ رؤیا میں بعض مشکلات کا ذکر کیا گیا ہے جو بالآخر دعاؤں سے آسان ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۶ اپریل ۱۸۸۵ء

"آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا ہے کہ کسی ابتلاء میں پڑا ہوں اور میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مواخذہ کرتا ہے میں نے اس کو کہا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے؟ اس نے کچھ ایسا کہا کہ انتظام ہوا ہے کہ گرایا جائے گا میں نے کہا کہ میں اپنے خداوند تعالیٰ جلّ شانہٗ کے تصرف میں ہوں جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا اور یہ الہام ہوا

یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ
وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ

یعنی تیرے لیے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں"

(مکتوب ۶ اپریل ۱۸۸۵ء مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص۸۶)

(بحوالہ تذکرہ ص۱۲۰ ایڈیشن دوم)

عربوں کی خبر گیری

ایک اور الہام میں آپؑ کو عرب کی بابت بشارت دی گئی اور ان کی خبر گیری کرنے اور ان کو ٹھیک راہ بتانے اور ان کے حالات درست کرنے کی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت دی گئی وہ الہام درج ذیل ہے:۔

۱۸۹۳ء۔

"وَاِنَّ رَبِّیْ قَدْ بَشَّرَنِیْ فِی الْعَرَبِ وَاَلْھَمَنِیْ اَنْ اُمُوْنَھُمْ وَاُرِیَھُمْ طَرِیْقَھُمْ وَاُصْلِحَ نَھُمْ شُیُوْنَھُمْ

اور میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی اور الہام کیا ہے کہ میں اُن کی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں اور ان کا حال درست کروں"

(حمامۃ البشریٰ ص۷ نیز مترجم حصہ اوّل ص۱۹، ۲۰ بحوالہ تذکرہ ص۲۵۳ ایڈیشن دوم)

خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہونا

قرآن کریم کی آیت کے حصے

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا۔

(انعام: ۹۳)

یعنی (یہ قرآن کریم ہم نے اس لیے اتارا ہے) تاکہ تو اُمّ القریٰ (یعنی اہلِ مکہ کو) اور جو اس کے اردگرد رہتے ہیں ڈرائے کے بارہ میں آپ پر کھولا گیا کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں یعنی اُمّ الالسنہ ہے اور قرآن کریم اُمّ الکتاب ہے اور مکہ اُمّ الارضین یعنی تمام زمین کی ماں ہے اور آپ پر بذریعہ کشف یہ انکشاف بھی کیا گیا کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ فوج در فوج آپ کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے آپ کا یہ کشف یوں ہے فرمایا

۱۸۹۴ء

"وَاِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَارِ وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَآءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ

اور میں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں عجیب"

(روحانی خزائن جلد ۸ ص۱۹۷)

حرفِ آخر

پس وہ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان اور اپنا دل نچھاور کر دیا اور وہ زمین جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے مبارک قدم لگے تھے اس پر بھی اپنے جسم کے ذرّے ذرّے کو قربان کر دیا اس کے خدا نے کہا کہ جس طرح میں نے تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہونے کی وجہ سے اس زمانے کی امامت کی قباء پہنائی ہے میں تیری اس محبت اور تیرے اس عشق اور تیرے اس جذبے اور تیری تڑپ کے نتیجے میں اس زمین پر بسنے والی سعید روحوں کو تیرے حلقہ اطاعت میں دے دوں گا اور یہ معاملہ لوگوں کی نگاہوں میں عجیب معلوم ہوگا یہی وجہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پندرھویں صدی کے پہلے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا۔

"دنیا کے دل ہم نے اس صدی میں خدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محبت اور پیار سے جیتنے ہیں ..... لیکن اس محبت اور پیار کے سب سے زیادہ مستحق وہ ہیں" محبت اور پیار سے ایک نقطہ پر جمع کرنے کی کوشش کرنی ہے تاکہ اسلام اور اُمتِ مسلمہ جو پہلے زمانوں میں بنیان مرصوص بن کر دنیا کے سامنے کھڑی ہوئی اور تمام طاغوتی طاقتوں کو اس کے نتیجہ میں شکست ملی پھر سے بنیان مرصوص بن کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اور آپ کی عزت اور احترام کو اور آپ کے نور اور حسن کو دنیا میں پھیلانے والے سارے وہ لوگ اکٹھے ہو جائیں ایک پلیٹ فارم پر اور کوئی اختلاف باہمی نہ رہے"

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

- جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(بقیہ صومالی مسلمان)

صوبے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت بھی موجود ہے ہوگا دیشو جو اس وقت صومالیہ کا دارالحکومت ہے پہلے اٹیلین صومالی لینڈ کا دارالحکومت ہوا کرتا تھا۔ شہر کے وسط میں بہت عالیشان گرجا گھر بنا ہوا ہے اور شہر سے باہر ایک عیسائی مشنری سکول بھی ہے۔ اٹلی نے اپنے دورِ اقتدار میں یہاں مسلمان علماء پر بے پناہ مظالم ڈھائے تھے اور طاقت کے زور سے وہاں عیسائیت کو پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر ان کی کوششیں ناکام رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیادِ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور

ایک جامع اور محبوب شخصیت

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال (اوّل) تحریک جدید ربوہ

۵ اگست ۱۹۸۳ء کو جب سرزمین ربوہ میں حضرت مولانا عبدالمالک خان کی المناک جدائی پر اشکوں کا سیل بہہ رہا تھا تو خاکسار دو دن کی رخصت پر مظفر گڑھ پہنچا ہوا تھا۔ ۷ اگست کو خاکسار ملتان پہنچا تو بعض عزیزوں نے جو خود بعض پریشان کن حالات کے باعث نشتر ہسپتال میں تھے۔ نامکمل سی خبر سنائی کہ مولانا عبدالمالک خان صاحب مولائے حقیقی کو پیارے ہو گئے ہیں۔ یہ خبر بجلی کی طرح دل پہ گری۔ وفات کب ہوئی اور کس طرح ہوئی۔ اس کا پتہ نہ لگ سکا۔ دل کو یقین نہ آتا تھا کہ حضرت مولانا ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ جدائی دے گئے ہیں۔ بذریعہ بس ملتان سے جھنگ، جھنگ سے چنیوٹ اور چنیوٹ سے ربوہ پہنچا۔ میری اہلیہ ہمراہ تھیں۔ بارش کے باعث راستے سخت مخدوش تھے۔ اضطراب کے باعث سفر اور بھی طویل اور کٹھن محسوس ہوا۔ بہرحال ربوہ پہنچ کر وہ کچھ سنا جسے سننے کے لئے طبیعت تیار نہ تھی مگر خدا کے فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

مولانا صاحب کے اخلاقِ فاضلہ، تبسم اور باوقار چہرہ، خلافت سے والہانہ محبت، دین کے لئے بے پناہ غیرت۔ علم قرآن و حدیث کی وسعت، دل نشیں اور مسحور کن اندازِ خطابت اور ان تمام اوصافِ حمیدہ کے باوجود طبیعت میں انکسار اور احترامِ آدمیت آپ کو ایک جامع اور محبوب شخصیت بنا گئے کہ آج آپ کے غم میں ہر کہ و مہ۔ چھوٹا بڑا۔ مرد و زن۔ سب ہی الم گزیدہ اور دم کشیدہ ہیں۔ العین تدمع والقلبُ یحزن ولا نقول الّا بما یُرضی بہ ربّنا۔

ایک ابتدائی جھلک:

زمانہ طالب علمی میں آپ کی شخصیت باوقار اور خوشگوار شخصیت تھی۔ آپ سے سب سے پہلا تعارف خاکسار کو ہاکی کے میدان میں ہوا ۱۹۳۳ء یا ۳۴ء کی بات ہے۔ ایک قوی ہیکل، پروقار جوان چیدار ملیشیا نیکر پہنے ہوئے ہاکی کے میدان میں اپنے جوہر دکھا رہا تھا۔ خاکسار ان دنوں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زیرِ تعلیم تھا۔ میرا پسندیدہ کھیل بھی ہاکی تھا۔ اس کھیل کے باعث جو تعارف ان سے ہوا وہ ایک ابتدائی جھلک کی حیثیت رکھتا ہے اس سے قطعاً یہ اندازہ نہ ہو سکتا تھا کہ یہ تنومند خوبصورت کھلاڑی ایک دن سلسلہ کا جیّد عالم اور پروانۂ شمعِ خلافت بن کر ابھرے گا۔ اور ایک دن ہم دونوں میں بحیثیت خادمانِ سلسلہ اتنا قرب ہو جائے گا کہ باہم بھائیوں کا سا رشتہ استوار ہو جائے گا۔

ایک اور جھلک میں آپ کے علم و فضل نے دل پہ بے حد اثر کیا۔ غالباً ۱۹۴۸ء میں میانوالی کے ایک جلسہ میں آپ نے ختمِ نبوت کے موضوع پر تقریر فرمائی اور جس طرح آپ نے اپنے اچھوتے طرزِ استدلال اور شستہ زبان اور جچے تلے الفاظ سے اپنے سامعین کے دل و دماغ کو مطمئن کر دیا وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔

دینی مہمات میں ہمرکابی:

متعدد دینی مہمات میں خاکسار کو آپ کا ہمرکاب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی معیت میں صوبہ سرحد، بنگلہ دیش اور آخری سفر ماڈل ٹاؤن لاہور کا تھا۔ یہ سب ناقابلِ فراموش واقعات سے بھرے پڑے ہیں۔ ان کے سانحہ ارتحال کی اندوہناک خبر سنتے ہی وہ سب ایک فلم کی طرح چشمِ تصور میں پھرنے لگے۔ ان سب کو سمیٹنا اور صفحۂ قرطاس پر پیش کرنا سردست امرِ محال ہے تاہم ان کے اخلاقِ فاضلہ کے چند واقعات ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:۔

(۱)

ایک مرتبہ جبکہ دورۂ سرحد میں بندہ ان کا ہمسفر تھا، مردان پہنچ کر حضرت مولانا صاحب نے اظہار فرمایا کہ ان کی رقم غالباً بقدر ۵۰۰/- روپیہ دورانِ سفر کہیں گر گئی ہے۔ اس اظہار میں کوئی گھبراہٹ تھی نہ رنج و افسوس۔ بہت ہی صبر اور متانت سے بلکہ چہرہ پر تبسم قائم رکھتے ہوئے انہوں نے مجھ سے اظہار فرمایا۔ ان کو بتائے بغیر خاکسار اپنی کار کے ڈرائیور سمیت کار کے اندر باہر جائزہ لینے کے لئے چلا گیا۔ جس سیٹ پر مولانا صاحب تشریف فرما تھے اس کے نیچے ہاتھ پھیرا تو گم شدہ نوٹ مل گئے۔ واپس آ کر آپ کو جب اطلاع دی تو الحمد للہ کہنے کے بعد ہم دونوں کا بے حد شکریہ ادا کیا اور ہمیں بہت دعائیں دیں۔ نقصان سے آگاہ ہو کر صبر و قناعت کا اظہار کیا اور تلافی کی صورت میں حمد و شکر کے جذبات کا!

(۲)

عاجز کو ایک مرتبہ جماعت احمدیہ کراچی کے چندہ تحریک جدید میں اضافہ کی کوشش کرنے کے لئے جانا پڑا۔ اس وقت بھی محترم مولانا صاحب کی دعاؤں اور بھرپور تعاون اور نیک نمونہ سے فیض حاصل کیا گیا۔ ان دنوں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری بھی کراچی میں تشریف فرما تھے۔ محترم مولوی صاحب مجھے حضرت سنوری صاحب کی خدمت میں لے گئے اور میری آمد کی غرض بیان کر کے ان سے دعا کی درخواست کی ——— دعا کی درخواست سے پہلے فرمایا کہ:

"شبیر صاحب وعدوں میں اضافہ کے لئے آئے ہیں تو سب سے پہلے میں اپنے وعدہ میں دس روپے کا اضافہ کرتا ہوں۔"

اس پرخلوص اضافہ اور دعاؤں کا اثر تھا کہ دعا کے معاً بعد حضرت سنوری صاحب نے ایک ہزار روپے کا وعدہ لکھوا دیا اور اس طرح بفضلِ خدا تھوڑی سی ملاقاتوں کے نتیجہ میں گیارہ ہزار روپے کا اضافہ عمل میں آ گیا۔ یہ اعداد و شمار اس وقت کے ہیں جب ساری پاکستانی جماعتوں سے پانچ لاکھ روپیہ کے وعدے بھی بمشکل حاصل ہوا کرتے تھے۔ جن کے پیشِ نظر گیارہ ہزار روپیہ کا اضافہ بڑا معقول اور خوشکن اضافہ تھا۔

(۳)

یہ کون نہیں جانتا کہ حضرت مولانا صاحب ایک ایسے خاندان کے چشم و چراغ تھے جو دنیوی نقطۂ نظر سے بڑا معروف اور مقبول تھا مگر اس کا فخریہ ذکر کرنا آپ کی طبیعت کے خلاف تھا۔ ایک مرتبہ ان کی دادی محترمہ کا ذکر اخباروں میں آیا تو میں نے بھی ان سے اس کا سرسری ذکر کر دیا تو فرمانے لگے کہ:۔

"ان کا ذکر میرے لئے کوئی معنی نہیں رکھتا۔ میں تو اپنے خاندان کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سمجھتا ہوں۔"

اس اعتبار سے میرا مشاہدہ ہے کہ آپ اپنے چچاؤں کے تذکرہ کی نسبت اپنے والد بزرگوار حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے تذکرہ سے زیادہ خوش ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کی ایک صاحبزادی کے رخصتانہ کی تقریب پر بندہ نے ایک نظم عرض کی تو جس شعر میں گوہر کا تذکرہ آیا وہ خاص پر آپ نے خوب سراہا اور شکریہ ادا کیا کہ میرے والد ماجد کا بھی آپ نے ذکر کر دیا۔

(۴)

اسی طرح ایک سوال و جواب کی محفل میں کسی نے پوچھا کہ آپ کے چچا صاحبان نے کیوں نہ احمدیت کو مانا؟ تو آپ نے جیسا کہ آپ کی عادت تھی کہ جب مذاحیہ انداز میں جواب دینا ہوتا تھا تو پنجابی میں بولنے کی کوشش فرماتے تھے۔ فرمانے لگے:۔

"چاچے وی کدی گل مندے نے"

غرض حضرت مولانا صاحب کی شخصیت نہ صرف علم و عرفان اور روحانیت سے معمور تھی بلکہ مزاح کے اعتبار سے بھی باغ و بہار تھی۔

حضرت مولانا صاحب کے پاس سیدنا حضرت مصلح موعود کی قوتِ قدسیہ اور قبولیتِ دعا کے واقعات کا ایک خزانہ موجود تھا۔ دورانِ سفر ہم اکثر ان سے محظوظ ہوتے تھے خدا کرے کہ وہ سب احاطۂ تحریر میں آ چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے صاحبزادے عزیزم عبدالرب محمود صاحب کو اس ایمان پرور حصہ کو ضبطِ تحریر میں لانے کی توفیق سعید بخشے اور اور اپنے عظیم و بزرگ والد کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین!

(۵)

حضرت مولانا صاحب کو فیروزپور کے ایک صاحبِ بڑ یاد و کشوف بزرگ جناب یٰسین خان صاحب سے شرفِ دامادی حاصل تھا جن کے ایک صاحبزادے برادرم محمد یوسف خان صاحب ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر فائز ہیں۔ خاکسار بھی اس بزرگ شخصیت کی دعاؤں سے مستفیض ہوتا رہا۔ حضرت مولانا صاحب کے علم و فضل کی ایک جھلک اس وقت بھی دیکھنے میں آئی جب آپ میرے قیام کے دوران فیروزپور میں اپنے سسرال تشریف لائے۔ ایک مشہور معاند آپ سے گفتگو کرنے آ گیا۔ آپ کے علم و فضل کے آگے جب اس کا کوئی پیش نہ گئی تو وہ یاوہ گوئی پر اتر آیا۔ جس پر شرفاء نے بُرا منایا اور اسے لے گئے۔

(۶)

۱۹۶۰ء کی بات ہے جب آپ کراچی میں مربی سلسلہ احمدیہ کے فرائض ادا کر رہے تھے۔ خاکسار کو حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے اپنی بیگم صاحبہ کے حج بدل کے لئے منتخب فرمایا جس کے نتیجہ میں بندہ کراچی پہنچا۔ بوجہ "تاخیر کے حج پر جانے کے جملہ دروازے بند ہو چکے تھے۔ محترم مولانا صاحب متعلقہ دفاتر میں بنفسِ نفیس خاکسار کے ساتھ جاتے اور بلا جھجک متعلقہ افسران کو کہتے کہ حج کی اس درخواست پر بھی غور کیا جائے۔ تین چار دن کی دوڑ بھاگ اور مخلصانہ تعاون سے بالآخر اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ پر جانے کے اسباب مہیا فرما دیئے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آلو کی کاشت

آلو انسانی غذا میں خاص اہمیت رکھتا ہے اور ایک سال میں اس کی دو تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ اگر مناسب تدابیر اختیار کی جائیں تو زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے اور زمیندار اپنی آمد میں اضافہ کر سکتا ہے۔ اس کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:۔

(۱) آب و ہوا:

قدرے سرد موسم مفید ہے۔ زیادہ سردی یعنی کورا پودوں کے لئے مضر ہے۔ زیادہ گرمی یا ٹمپریچر پودوں اور زیر زمین آلوؤں کی نشوونما کے لئے موزوں نہیں۔ چھوٹے دن اور لمبی راتیں آلوؤں کے بننے اور بڑھنے کے لئے موزوں ہیں۔

(۲) زمین:

ریتلی میرا زمین جس میں نامیاتی مادہ کافی ہو بہتر تصور کی جاتی ہے۔ کلراٹھی اور سیم زدہ زمین قطعی موزوں نہیں۔

(۳) اقسام:

(ا) سرخ اقسام مثلاً التمش۔ ڈیزائری۔ کارڈی نال وغیرہ۔ یہ پنجاب اور صوبہ سرحد میں زیادہ تر کاشت ہوتی ہیں۔

(ب) سفید اقسام مثلاً پیٹرولنس۔ ملٹا۔ ولجا وغیرہ بلوچستان اور سندھ میں زیادہ پسند کئے جاتے ہیں

برآمدات کے لئے سرخ اقسام کی زیادہ مانگ ہے

(۴) تیاری زمین:

پہلا ہل خوب گہرا چلائیں۔ نامیاتی مادے کے لئے پندرہ گڈے گلی سڑی گوبر کی کھاد فی ایکڑ ڈالیں۔ پانچ چھ مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو خوب بھربھرا اور نرم اور ہموار کریں۔

(۵) وقت کاشت:

(ا) موسم خزاں کی فصل: ستمبر تا وسط اکتوبر۔ صوبہ سندھ میں وسط نومبر

(ب) موسم بہار کی فصل: جنوری۔ فروری

(ج) موسم گرما کی فصل: پہاڑی علاقوں میں مارچ سے مئی تک

(۶) شرح بیج:

ایک ایکڑ میں پودوں کی تعداد تیس ہزار ہونی چاہیئے۔ مطلوبہ تعداد حاصل کرنے کے لئے پچیس سے تیس من غمدہ۔ صاف بیج فی ایکڑ ہونا چاہیئے۔

(۷) طریقہ کاشت:

وتر زمین میں ۲½ فٹ کے فاصلہ پر کھیلیاں (وٹیں) بنائیں۔ اور بیج کا فاصلہ ۶ سے ۹ انچ رکھیں۔ بیج کی گہرائی تین سے پانچ انچ ہونی چاہیئے۔ دونوں پر کاشت کے بعد بیج کو اچھی طرح مٹی سے ڈھانپ دینا چاہیئے۔

(۸) کھاد کا استعمال:

علاوہ گلی سڑی گوبر کی کھاد کے ایک بوری ڈی۔ اے۔ پی نصف بوری پوٹاش فی ایکڑ بوقت کاشت دیں۔ باقی نائیٹروجن کھاد ۲½ کلو فی ایکڑ دی جائے۔

(۹) گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی:

خودرو جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے۔ گوڈی اور نلائی ضروری ہے تاہم بعض مناسب دوائیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اینیقن سے شامپ اور گریمیکیون کافی مفید ہیں۔ محکمہ زراعت کے مشورہ سے استعمال کریں۔

(۱۰) آب پاشی:

روئیدگی مکمل ہونے پر پہلا پانی دیا جائے بعد ازاں سات سے دس دن کے وقفے سے پانی دیا جائے۔ یہ خیال رہے کہ پانی وٹوں کے اوپر تک نہ پہنچے۔

(۱۱) امراض:

آلوؤں کو ارلی بلائیٹ (EARLY-BLIGHT) لیٹ بلائیٹ (LATE BLIGHT) و جراثیمی مرجھاؤ (BAC-TERIAL WILT) وغیرہ نقصان دیتی ہیں۔ مقامی محکمہ زراعت سے مشورہ کر کے دوائی استعمال کریں۔

(۱۲) برداشت:

فصل تقریباً ۱۰۰ سے ۱۱۰ دن تک تیار ہو جاتی ہے اگر مناسب تدابیر زیر عمل ہوں تو دو سے اڑھائی صد من پیداوار فی ایکڑ حاصل ہو سکتی ہے۔

مزید معلومات کے لئے مقامی محکمہ زراعت یا نظارت زراعت سے رابطہ قائم فرما دیں۔

(موسلہ: نظارت زراعت)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ (الصف آیت ۱۴) کے اسی دنیا میں مصداق بنے اور وہ جو ظلم و جور کا بازار گرم کر کے انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے کے درپے تھے خود ان کے ہاتھوں مغلوب ہوئے بغیر نہ رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بموجب اپنے اموال اور اپنی جانیں اس کے پاس فروخت کرنے کا خصوصی شرف احمدی ہونے کی حیثیت میں اس آخری زمانہ میں ہمیں بھی حاصل ہوا ہے اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے فوز و فلاح کی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں ہمارا یہ خصوصی شرف یاد دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وکونوا انصار اللہ وبادروا۔ انّ اللہ ملک کثرکم وقلّکم واعراضکم ونفوسکم بعد البیعۃ والمکم بہ رضوانہ۔ فثبتوا علی ھذہ المبایعۃ۔ لتعمروا بالخلات وتدخلوا فی الخلّان۔ ارھفوا ھممکم لتکمیل الدین۔ واجعلوا لانفسکم میسم الشبّان ولو کنتم مشائخ فانین (مواھب الرحمٰن ص۱۰۱)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے انصار بنو اور جلدی کرو۔ بیعت کے بعد اللہ تمہارے کثیر اور قلیل مال کا اور تمہاری عزتوں اور تمہارے نفوس کا مالک بن گیا ہے اور اس کے بدلے میں اپنی رضا تمہیں عطا کی ہے۔ پس تم اس سودے پر ثابت قدم رہو تاکہ تم عطیات کے ساتھ ڈھانکے جاؤ اور دوستوں میں داخل کئے جاؤ۔ اپنی ہمتوں کو تکمیل دین کے لئے تیز کرو اور جوانوں کی صورت اختیار کرو اگرچہ تم شیخ فانی ہو۔

یہ امر ہماری خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمیں منتخب کیا ہے کہ ہم اپنے اموال اور اپنی جانیں اس کے دین کی راہ میں اس کے پاس بیچ دیں۔ اس نے غلبۂ دین کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی عظیم الشان بشارتوں کے عوض ہمارے مالوں اور ہماری جانوں کو خرید لیا ہے اور وہی ان کا اصل اور حقیقی مالک ہے۔ وہ اپنی ان بشارتوں کو پورا کرتا اور ہمیں سرخروئی عطا فرماتا چلا آ رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا کچھ بھی نہیں ہے، جو کچھ تھا اس خدائے کریم نے خرید لیا ہے اور وہ ہمیں اس تجارت کے بے انداز منافع سے نوازتا چلا آ رہا ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؕ

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"استغفار بہت کرو اس سے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتا ہے"

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱)

اعلان

خاکسار اپنے والد محترم حضرت مولانا ظفر محمد صاحب ظفر مرحوم (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) کے حالات زندگی اکٹھے کر رہا ہے۔ اس لئے ان کے تمام شاگردوں، دوستوں اور ملنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ تمام حالات، واقعات، اور ایسی دلچسپ اور علمی یادیں جو والد صاحب مرحوم کے ساتھ وابستہ ہوں، براہ کرم ارسال فرمائیں ممنون ہوں گا۔

(مبارک احمد ظفر۔ احمد نگر تحصیل چنیوٹ)

خدام و اطفال کے سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ اپنے پرانے رفیقِ کار

چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی مرحوم کے متعلق

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے ڈی ڈی سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

محترم چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی زندگی وقف کر کے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سٹاف میں شامل ہوئے۔ اس سے پہلے ڈی سی مڈل سکول کوٹ مومن (سرگودھا) میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ اور پھر مرکزی سکول کے ربوہ میں منتقل ہو جانے پر ربوہ میں تدریسی فرائض ادا کرتے رہے۔ ایک عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہوسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کی حیثیت سے بھی کام کیا اور ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ جانے پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی خدمت سے بعہدہ سیکنڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ لیکن سلسلہ کی خدمت کی اس کے بعد بھی سالہا سال تک توفیق پائی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھالا اس کے بعد احمدیہ ہوسٹل لاہور میں بحیثیت سپرنٹنڈنٹ کام کیا اور پچھلے سال ہوسٹل کا انتظام لاہور کی جماعت کے سپرد ہو جانے پر ربوہ میں آ گئے۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں بیرونی ڈاک کے شعبہ میں پیغام اجل آنے تک مامور رہے۔ اس طرح اخلاص اور ایثار کے غیر معمولی جذبہ کے ساتھ کم و بیش چالیس سال تک سلسلہ کی خدمت تواتر اور تسلسل سے کرتے رہنے کی سعادت پائی۔ اور "وقف" کے عہد کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے عمدگی سے آخر دم تک نبھا کر ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کو ۷۳۔ ۷۴ سال کی عمر میں اللہ کے حضور پہنچ گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور ہمارے یہ عزیز مخلص رفیق کار بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹے رکھے۔

مرحوم بہت نیک۔ تقویٰ شعار۔ دیندار لگن سے سلسلہ کی خدمت کرنے والے۔ طالب علموں اور ماتحتوں سے نرم اور ہمدردی سے پیش خیر خواہی کرنے والے اپنے رفقاء کار سے محبت اور اخلاص کا برتاؤ کرنے والے۔ مرنجاں مرنج دوست تھے۔ سلسلہ کی خدمت کے شوق اور جذبہ سے معمور بیمار یہ بے لوث اور بے نفس بھائی اپنے عہد کو کامیابی سے نبھا کر ہم سب کے لئے ایک قابل تقلید مثال چھوڑ گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر دے۔ آمین۔

چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم ضلع گجرات کے ایک دیندار خاندان سے تعلق رکھتے تھے محترم چوہدری رحمت خاں صاحب سابق امام مسجد لندن کے چھوٹے بھائی تھے۔ اُن کے بھتیجوں کو بھی خاص طور پر سلسلہ کی خدمت کرنے کی سعادت ملی۔ چوہدری بشیر احمد صاحب (نائب افسر مہمانخانہ اور چوہدری منیر احمد صاحب امیر ضلع گجرات)

مرحوم کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اپنے پیچھے اپنی اہلیہ محترمہ اور بہت محبت کرنے والی تین لڑکیاں (جو سب ماشاء اللہ باپ کی طرح مخلص اور احمدیت کی گرویدہ ہیں) اور تیرہ نواسے نواسیاں یادگار چھوڑیں۔ اُن کے علاوہ وہ سینکڑوں پرانے طلباء جن کی تعلیم و تربیت میں وہ ساری عمر سکون اور استقلال سے کوشاں رہے۔ ہمیشہ آپ کا ذکر خیر کرتے رہیں گے۔

بقیہ:۔ محبوب شخصیت

اور عاجز حج بدل کرنے میں بفضلِ خدا کامیاب ہوگیا۔ حضرت مولانا صاحب کی محبت۔ جرأت اور دعاؤں کو یاد کر کے میں ان کے لئے صمیم قلب سے دعاگو رہتا ہوں۔

(۷)

واقعات تو بہت ہیں لیکن طوالت سے ان کی غیر معمولی وابستگی کا ایک مختصر سا واقعہ بیان کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

۱۹۷۶ء کی بات ہے جب حضرت مولانا صاحب کو لیس کا ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا۔ میں یہ خبر سُن کر ملنے گیا تو فرمانے لگے:۔

"جس وقت یہ حادثہ ہوا میں حضور ایدہ اللہ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ) کے لئے دعا کر رہا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا۔"

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے اس انتہائی مخلص۔ جاں نثار خادم اور جید عالم دین کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور جملہ زخم خوردہ دلوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! ع

"بلا نے ڈالا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

درخواست ہائے دعا

۔۔ میرے والد صاحب کے کندھے اور گردن میں کافی عرصہ سے درد ہے۔ (وحیدہ بٹ بنت تجمل احمد بٹ صاحب اگوکی)

۔۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب آف اسماعیلہ شریف ان دنوں علیل ہیں (چوہدری لئیق احمد ایڈووکیٹ کھاریاں گجرات)

۔۔ میرے بھتیجے عزیزم طیب شہزاد ابن مکرم رشید احمد قمر صاحب نے قریباً پونے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ (عبدالعزیز۔ سرگودھا)

۔۔ میرا بھانجا عزیزم فراز احمد نور ابن مکرم شیخ نعیم الدین صاحب (سرگودھا) بلڈ کینسر میں مبتلا ہے۔ بچے کی عمر سوا دو سال ہے۔ (امۃ النصیر سیال۔ بنت بشیر احمد سیال دارالرحمت غربی ربوہ)

۔۔ مکرم میاں محمد شفیع صاحب (منڈیالہ وڑائچ) کا پوتا بعمر دو سال شدید بیمار ہے۔ (نعیم احمد شریف پیر کوٹی حافظ آباد)

۔۔ خاکسار کے پیٹ کے اوپر ایک پھوڑا ہے بہت تکلیف ہے (صوفی محمد ابراہیم سرگودھا)

۔۔ خاکسار کی والدہ اہلیہ مکرم قاضی بشیر احمد صاحب کھوکھر ایڈووکیٹ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ (نعیم احمد شیخوپورہ)

۔۔ میرے تایا زاد بھائی محترم قاضی جاوید احمد صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ ملٹری ہسپتال ایبٹ آباد میں داخل ہیں۔ آپ کی ایک ٹانگ اور پاؤں کا اپریشن کیا گیا ہے۔ (قاضی عبدالرشید نیلا گنبد لاہور)

۔۔ میری والدہ اہلیہ مکرم لعل دین صاحب صدیقی بیمار ہیں۔ ۱۲ ستمبر کو پیٹ کا اپریشن ہوگا۔ (ناصر الدین خالد۔ دارالنصر غربی ربوہ)

احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ عابدہ خانم صاحبہ مورخہ ۳۰، ۳۱ اگست کی درمیانی شب رات بارہ بجے کے قریب بلڈ پریشر اچانک زیادہ ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی کو جا ملیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک تین سالہ بچی چھوڑی ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ۳۱ اگست شام سوا چار بجے بعد نماز عصر مکرم صوفی غلام صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

مرحومہ مکرم و محترم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی صاحبزادی تھیں۔

اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(جاوید احمد جاوید مربی سلسلہ مقیم کرتو ضلع شیخوپورہ)

ترقی کا گُر

"ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹)

تلاش گمشدہ

ایک عدد طلائی بالی ۲۹ کی شام کو دارالعلوم سے کوارٹرز تحریک جدید تک آتے ہوئے گر گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو ازراہِ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(اہلیہ مکرم علی حیدر آپل۔ مبلغ کینیڈا کوارٹر نمبر ۵۲ تحریک جدید دارالصدر جنوبی ربوہ)

مجلسِ شوریٰ کیلئے تجاویز جلد بھجوائیں: (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

میرے پیارے تایا جان محترم عثمان حیدر اُپل ابن مکرم محمد رمضان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مہدی پور دکھتو والی بعمر ۴۵ سال بتاریخ ۸ راپریل ۱۹۸۳ء جمعہ کے روز بوقت ½ ۳ بجے اچانک دماغ کی رگ پھٹ جانے سے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

مرحوم نہایت نیک، ملنسار خوش گفتار، پابند صوم وصلوٰۃ اور خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ اپنے حسنِ سلوک اور ہمدردی کی وجہ سے گرد و نواح کے علاقوں میں ہر دل عزیز تھے اور اپنی اعلیٰ صفات کی وجہ سے ہر ملنے والے شخص کا دل موہ لیتے۔ مرحوم کبھی غصہ میں نہ آتے بلکہ ہمیشہ پیار و محبت سے اصلاح کرتے تھے اور دھیمی آواز میں بات کرتے۔ دین سے گہری محبت تھی۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں اپنے کام کے حرج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی ضرور شرکت کرتے رفاہِ عامہ کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے آپ ایک لمبا عرصہ تک مجلس خدام الاحمدیہ مہدی پور دکھتو والی کے قائد بھی رہ چکے تھے۔

آپ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ سارے بہن بھائی گاؤں سے باہر ہیں۔ گاؤں میں والدین جو کہ عرصہ ۵ سال سے بیمار ہیں کی خدمت بجا لاتے رہے احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے والدین کو اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک جوان بیٹی اور دو چھوٹے بچے بعمر ۱۴ اور ۸ سال چھوڑے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اعلیٰ سے اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور وارثین کو خصوصاً والدین اور بیوہ کو صبرِ جمیل اور تسکینِ قلب عطا فرمائے۔

(امۃ الشکور اُپل بنت علی حیدر اُپل مربی سلسلہ احمدیہ دارالصدر شمالی ربوہ)

امراء و صدر صاحبان توجہ فرمائیں

آج کل جماعتہائے احمدیہ کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جہاں جماعتوں کے دیگر عہدیداران کے انتخابات کرائے جا رہے ہیں، وہاں خصوصی طور پر سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب بھی کرایا جائے اور بعد منظوری مرکز سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کے نام اور پتہ سے نظارت اصلاح وارشاد کے شعبہ رشتہ ناطہ کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ رشتہ ناطہ کے معاملات میں اُن سے رابطہ قائم کیا جا سکے۔ (ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

لاہور سے سرگودھا چلنے والی الحق ویگن سروس کی پیشکش

آپ کا اپنا ذاتی ہوٹل ـــــ سکھیکی میں سڑک کے کنارے

ہالیڈے ہوٹل۔ اعوان

(ایوکنڈیشنڈ)

دورانِ سفر ہر قسم کی سہولت حاصل کرنے کے لئے۔ فلش سسٹم۔ عورتوں کے لئے پردہ کا انتظام۔ نمازیوں کے لئے جگہ۔ ہر قسم کے کھانے۔

دال روٹی -/۴ روپے گوشت روٹی -/۸ روپے چائے فی کپ -/۱ روپیہ

صاف ستھرا ماحول:

(مینجر)

جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری:

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے چندوں میں پینسٹھ ۶۵ فی صد اضافہ

بجٹ سے سترہ لاکھ تہتر ہزار پاکستانی روپے زائد وصولی:

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو امسال غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے تحصیلِ چندہ جات کے نظام کو پہلے سے بہتر کیا ہے۔ لازمی چندہ جات اور تحریک جدید کے چندہ میں بھی نمایاں وصولی کی ہے۔ چنانچہ ۳۰ رجون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ گیارہ کروڑ بیس لاکھ انڈونیشین روپے کے مقابل پر اٹھارہ کروڑ اکتالیس لاکھ ستر ہزار تین سو چونتیس انڈونیشین روپے وصولی ہوئی جو کہ بجٹ سے قریباً پینسٹھ فیصد زائد ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ دو کروڑ پچپن لاکھ انڈونیشین روپے کے مقابل پر چار کروڑ انیس لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو پینتالیس انڈونیشین روپے وصولی ہوئی ہے یہ بھی بجٹ سے پینسٹھ فیصد زائد ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک!

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے امیر و مبلغ انچارج مکرم محمود احمد چیمہ صاحب ان کے رفقاء کار، جملہ عہدیداران اور سب مخلصین جماعت انڈونیشیا کے لئے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں اور خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے آمین!

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

بقیہ پیغام حضور ایدہ اللہ

اُڑلیسہ کے بھائی اور بہنیں کیرنگ میں جمع ہیں میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی زندگیوں کے مقصود کو پانے کے لئے اور اپنے رب کے قرب کے حصول کے لئے اور اپنے خالق و مالک کی پیار اور محبت کی نظر کا مورد بننے کے لئے اپنے آقا و مولیٰ سید ولدِ آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں اور کوشش کریں کہ آپ کی ہر حرکت اور ہر سکون اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں ہو اور زندگی کے مختلف ادوار اور مختلف حالات میں آپ کا طرزِ عمل اور کردار حتی الوسع اور حتی المقدور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل اور کردار کی پیروی میں ہو۔

جب ہم ایک پختہ عزم اور پکے ارادے کے ساتھ اس کے لئے جدوجہد کریں گے اور آپ کے اخلاق کریمانہ کی روشنی میں اپنے اخلاق سنوارنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً خدا تعالیٰ ہماری طرف رحمت کے ساتھ رجوع کرے گا۔ اور ہمارے دلوں کو قوت اور ہمارے قدموں کو ثبات بخشے گا۔ اور ہمیں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے اور آپ کی بتائی ہوئی راہ پر گامزن ہونے کی ہمت اور حوصلہ عطا کرے گا۔ اور تب ہی ہم اپنے خالق و مالک کی نگاہ میں اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے قرار پائیں گے۔ اور تب ہی ہم آسمان پر حقیقی مسلمان لکھے جائیں گے۔ اور اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سچی خوشحالی اور دائمی فلاح کے حقدار ٹھہریں گے۔

خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی رحمت کا سایہ آپ پر رکھے۔ خدا تعالیٰ میرے ان الفاظ میں برکت بخشے اور خدا کرے کہ یہ الفاظ آپ کے دلوں پر اثر کرنے والے اور آپ کی زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ہوں

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

(خلیفۃ المسیح الرابع)

ہفت روزہ بدر ۱۱ راگست ۱۹۸۳ء

اعلانِ تعطیل

مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز اتوار جناب قائداعظم محمد علی جناح کے یوم وفات کے موقع پر انجار الفضل کے دفاتر میں تعطیل رہے گی۔ جس کی وجہ سے اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینجر)

اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز

شیراز شاپنگ سنٹر

ریلوے روڈ۔ ربوہ

سٹیل الماریاں۔ ماسٹر کا مولٹی فوم۔ فرنیچر کا سامان۔ پلائی وڈ۔ ہارڈ بورڈ۔ چپ بورڈ۔ فارمیکا۔ اور پائپ پی وی سی۔ سیمنٹ پائپ وغیرہ نہایت مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

نیز ہر قسم کا سامان آرڈر پر سپلائی کیا جاتا ہے